از عدالتِ عظمیٰ

شریمتی اندرانی راجہ درائی ودیگراں

بنام

مدراس موٹر اینڈ جنرل انشورنس کمپنی ودیگراں

تاریخ فیصلہ:16 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان۔]

موٹر وہیکل ایکٹ:

حادثہ-معاوضے کا دعوی-معاون لاپرواہی-اس حد تک یعنیٰ 40 فیصد دعوی معاف کر دیا جائے گا-ٹریبونل کے فیصلے کی تاریخ سے 6 فیصد سود کے ساتھ 60,000 روپے کے بقایا کے حقدار-بیمہ کمپنی بیمہ احاطہ کی حد تک متناسب ادائیگی کرے گی-گاڑیوں کے مالک سے بقایا وصول کیا جائے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 994، سال 1977۔

مدراس عدالتِ عالیہ کے 5.7.74 کے فیصلے اور حکم سے سی ایم اے نمبر 34 اور 178، سال 1973 میں۔

اپیل گزاروں کے لیے اے ٹی ایم سمپت اور بنام بالا جی۔

جواب دہندگان کے لیے اننت پلی، ای سی اگروالا، رنبیر یادو اور کے جی بھگت۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 14 جون 1971 کے حکم نمبر 34 اور 174، سال 1973 کے خلاف اپیل میں مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ حقائق کافی واضح ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

4 اپریل 1971 کو، جب متوفی راجادورائی کلاتھور جنکشن پر قومی شاہراہ مدراس سے بنگلور تک مغربی سمت سے مشرقی سمت میں موٹر سائیکل چلا رہے تھے، درمیان میں ایک موٹر گاڑی آگئی تھی۔ نتیجتاً، اس نے اپنی جان بچانے کے لیے انتہائی حق اختیار کر لیا تھا۔ نتیجتاً بس موٹر سائیکل سے ٹکرا گئی۔ جس کے نتیجے میں اس کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ اپیل کنندگان متوفی کی بیوہ اور بچے ہیں جن کی عمر تقریباً 31 سال تھی۔ ٹریبونل کا نتیجہ یہ ہے کہ متوفی 800 روپے ماہانہ کما رہا تھا۔ اس بنیاد پر ٹریبونل نے ایک لاکھ روپے کی رقم کا حکم دیا۔ ٹریبونل نے قرار دیا کہ اس میں معاون غفلت تھی۔ اس بنیاد پر، معاون غفلت کا فائدہ دینے کے بعد اس نے رقم 1 لاکھ روپے مقرر کی۔ عدالت عالیہ نے اس نتیجے کو اس بنیاد پر الٹ دیا کہ بس کا ڈرائیور لاپرواہ نہیں تھا۔ پوری لاپرواہی متوفی کی طرف سے تھی۔ نتیجے کے طور پر، اپیل کنندگان معاوضے کے حقدار نہیں ہیں۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

ہم نے عدالتِ عالیہ اور ٹریبونل کے شواہد اور استدلال کا جائزہ لیا ہے۔ بدقسمتی سے، عدالت عالیہ نے شواہد پر مناسب نقطہ نظر سے غور نہیں کیا۔ چونکہ بس کا ڈرائیور یکساں طور پر تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا، اس لیے اسے زیادہ دیکھ بھال کی ضرورت تھی تاکہ کوئی حادثہ نہ ہو۔ ایسا حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرحوم نے خود کو کار اور بس کے درمیان پھنسا ہوا دیکھ کر اپنے آپ کو بچانے کے لیے انتہائی دائیں طرف کا رخ کیا۔ نتیجتاً وہ بس کے بائیں بمپر سے ٹکرا گیا۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ حادثے میں بس کے ڈرائیور کا بھی یکساں تعاون تھا۔ حقائق اور حالات پر، ہم سمجھتے ہیں کہ لاپرواہی کو 60 فیصد اور 40 فیصد کے طور پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ نتیجے کے طور پر، مدعاعلیہ 60,000 روپے کا معاوضہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے اور اپیل گزار 40,000 روپے دیں گے۔ ان حالات میں عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ ٹریبونل کے حکم میں بھی ترمیم کی گئی ہے۔ اپیل کنندگان 30 نومبر 1972 کے ٹریبونل کے فیصلے کی تاریخ سے 6 فیصد سود کے ساتھ 60,000 روپے کی رقم کے حقدار ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی انشورنس کمپنی جس نے یونائیٹڈ بھارت انشورنس کمپنی، جو کہ ایک قومی کمپنی ہے، کے ذریعے گاڑی کا بیمہ کروایا تھا، انشورنس کوَر کی حد تک متناسب ادائیگی کے لیے ذمہ دار ہے۔ اپیل کنندگان کمپنی سے رقم اور مالک سے بقایا وصول کرنے کے حقدار ہیں۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document